روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 28 مئی 2011ء 24 جمادی الثانی 1432 ہجری 28 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 121

خدا کی راہ میں قربانی

حضرت جندب بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی ایک غزوہ میں زخمی ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا۔

تو تو صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی ہے۔ اور دکھ پہنچا ہے۔ (میں تو سارا وجود خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہوں)

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من ینکب فی سبیل اللّٰہ حدیث نمبر 2591)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر............(الفاتحہ :6) والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہوا اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ (۔) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلاء و اہل ابتلاء بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا۔............ پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہیں گے کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیتے چلے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر کرنا نہیں چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں۔............

یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بن جاوے۔ یہ تو ایسا ہی مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے کچھ نہیں بنتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 335)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

کون خوشبو کو پہنائے گا ہتھکڑی

وقت پہلے بھی ہم پہ کڑے آئے تھے
اُن کے جیسے ستم گر بڑے آئے تھے
تب بھی آنسو دمک کے ستارے ہوئے
اب بھی موسم لہو سے نکھر جائیں گے
دن گزرتے ہیں یہ بھی گزر جائیں گے

شہرِ دار و رسن میں نیا کچھ نہیں
قتلِ انسانیت کی سزا کچھ نہیں
ہم بھی چلتے ہیں سر پہ کفن باندھ کے
تاک اہلِ جفا کے نشانے بھی ہیں
جان دینے کو لاکھوں دِوانے بھی ہیں

کیا بتائیں کہ کیسا سماں ہوگیا
اک وطن تھا چمن سا خزاں ہو گیا
موسمِ گل کہ پھر لوٹ آیا نہیں
باغباں جب سے اہلِ ہوس ہوگئے
آشیانے تھے جتنے قفس ہو گئے

ہاتھ قانون کے اب رہا کچھ نہیں
اور منصف کہ جیسے ہوا کچھ نہیں
قتل گاہیں بنے ہیں معابد سبھی
پھول چہرے لہو میں نہائے گئے
باوفا تھے سو ہم آزمائے گئے

ہم پہ الزام ہے باوفا ہم نہیں
اُن کے قانون میں با صفا ہم نہیں
کوئی دیکھے یہ منظر لہو میں دُھلے
ہم نہیں ہیں تو پھر باوفا کون ہے
آج مقتل میں حق کی صدا کون ہے

اُن سے کہنا حقائق چھپا دینے سے
یونہی فصلیں کسی کی جلا دینے سے
بانجھ ہوتی نہیں ہیں زمینیں کبھی
بیج بوئے گئے ہیں لہو کے جہاں
دیکھنا سبز و شاداب فصلیں وہاں

اُن سے کہنا ستم آزماتے رہو
لاکھ قانون مل کے بناتے رہو
کون خوشبو کو پہنائے گا ہتھکڑی
کون روکے گا بھنورے گلستان میں
کون ڈالے گا سورج کو زندان میں

وہ جو سورج سے اُس کی ضیاء چھین لیں
وہ جو گلشن سے بادِصبا چھین لیں
وہ جو ہم سے ہماری وفا چھین لیں
ایسے طوفان اب تک بنے ہی نہیں
ایسے زندان اب تک بنے ہی نہیں

مبارک صدیقی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

یہ تمام جاں نثار قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ)

احمدیت کے سپوت۔ جنہوں نے حیرت انگیز استقامت دکھائی

لاہور کے یہ خوش نصیب نیکی اور خدمت میں ہر میدان میں پیش پیش تھے

ماہ مئی ہجرت کا مہینہ ہے جب یہ مہاجر اللہ کی طرف رخت سفر باندھ گئے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

چند دن ہوئے خاکسار تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں لاہور کے تین مخلص نوجوانوں کے دریائے راوی میں ڈوب جانے کا دلخراش مگر ایمان افروز واقعہ درج ہے کہ 11 نومبر 1945ء کو لاہور کے خدام نے دریائے راوی پر پکنک منانے کا پروگرام بنایا۔ جن میں حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد کے تین پوتے بھی شامل تھے۔ ان میں سے عزیزم عطاء الرحمٰن ابن مکرم محمد حسین صاحب بعمر 15 سال ہونہار نوجوان بھی شامل تھا جس کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا اور وہ غیروں کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے خط لکھا کرتا تھا۔ اس روز بھی عزیزم نے ایک خط تحریر کرنا چاہا اور اس خط کا آغاز یوں کیا ’’خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کے نام ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جاتے وقت کوئی انسان مال اپنے ساتھ نہیں لے جائے گا۔ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ جماعت کو آئندہ مزید مالی اور جانی قربانیوں کے لئے تیار ہونا چاہئے۔‘‘

ابھی یہ الفاظ تحریر ہی کئے تھے کہ اس کے ساتھی گھر آن پہنچے اور دستک دے کر کہا کہ جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔ عزیزم عطاء الرحمٰن اس تحریر کو نامکمل چھوڑ کر ٹرپ پر روانہ ہو گیا اور ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے اپنے خدا کے پاس چلے گئے۔

ہوا یوں کہ یہ خدام کشتی پر سوار ہوئے کشتی ڈگمگائی ایک نوجوان دریا میں گرا۔ اس کو بچانے کے لئے دوسرے نے اور دوسرے کو بچانے کے لئے تیسرے نے دریا میں چھلانگ لگائی اور تینوں ابدی نیند سو گئے۔

کشتی پر سوار ہونے سے قبل خدام کے مابین بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوا۔ عزیزم عطاء الرحمٰن کی ٹیم کو ’’ر‘‘ کا شعر پڑھنا تھا۔ جس پر بیت بازی ختم ہو جانی تھی۔ اس ٹیم کے کسی خادم کو ’’ر‘‘ پر شعر یاد نہ آ رہا تھا اور قریب تھا کہ منصف فیصلہ مخالف ٹیم کے حق میں کر دیں۔ عزیزم موصوف نے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر پڑھ دیا۔

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص 543)

گویا کہ جو اللہ کی راہ میں مخلصین اپنی جانیں قربان کر جاتے ہیں۔ کئی دفعہ اُن کو اللہ تعالیٰ بہت پہلے سے اپنی راہ میں قربان ہونے کی اطلاع دے دیتا ہے۔

خاکسار نے جب اس ایمان افروز داستان کو پڑھا تو فوراً میرا ذہن گزشتہ سال لاہور میں ہونے والے 28 مئی کے واقعہ کی طرف گیا۔ جس میں 86 احمدی جانثاروں نے اپنی جانیں اپنے خالق حقیقی کی عبادت کرتے ہوئے اسی کی راہ میں پیش کر دیں۔ ان میں سے اکثر کو خوابوں کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی اور شہید ہونے کا عندیہ دیا جیسے

☆ مکرم بزرگوارم منیر احمد شیخ صاحب سابق امیر ضلع لاہور (جن کے ساتھ شروع سے ہی لاہور قیام کے دوران ادب کا رشتہ رہا) نے شہادت سے ایک روز قبل اپنی ہمشیرہ کے سوال کہ وصیت بھی جنت کے حصول کا ذریعہ ہے کے جواب پر فرمایا کہ اصل جنت کی ضمانت تو شہادت سے ملتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

☆ برادرم مکرم محمد اشرف بلال صاحب جن کے ساتھ برادرانہ اور فیملی مراسم تھے اور مربیان کی بہت قدر کیا کرتے تھے نے شہادت سے قریباً 15 روز قبل اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ اب میرے کام آپ نے کرنے ہیں۔

☆ برادرم مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب جنہوں نے خاکسار کی ایک درخواست پر پنجوقتہ نمازوں کی دارالذکر میں ادائیگی کا عہد باندھا اور پھر اس کو آخری عمر تک نبھایا شہادت سے قبل اپنی ایک خواب بتلا کر یہ تعبیر کی کہ میں کسی پُل پر چل رہا ہوں اور سات آٹھ قدم چلنے کے بعد پل ختم ہو گیا۔ خود ہی اس کی تعبیر کی کہ زندگی تھوڑی رہ گئی ہے۔

☆ عزیزم ولید احمد نے وقف نو کی ایک کلاس کے دوران اس سوال کہ بڑے ہو کر کیا بنو گے کے جواب میں کہا کہ اپنے دادا جان (مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب محراب پور سندھ) کی طرح شہید بنوں گا۔

(خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

☆ برادرم مکرم منور احمد صاحب نے اپنی اہلیہ سے کہہ دیا ہوا تھا کہ میں نے تو شہید ہو جانا ہے اس لئے میرے شہید ہو جانے کے بعد واویلا نہ کرنا۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2010ء روزنامہ الفضل 27 جولائی 2010ء)

☆ مکرم محمد اشرف بھلر صاحب جن کے ساتھ اکثر ملاقات اُن کے گاؤں رکھ شیخ کوٹ میں ہوا کرتی تھی نے بھی اپنی زندگی میں بارہا شہادت کی تمنا کی ایک دفعہ شہداء کے تذکرہ پر فرمایا کہ مرنا تو ہر ایک نے ہے لیکن شہادت کی موت سب سے بہتر ہے۔

☆ عزیزم سعید احمد طاہر صاحب کی ایک ڈائری ملی ہے جس پر آپ نے یہ دُعا رقم فرمائی ہوئی ہے۔ اے اللہ! شہادت نصیب فرما۔ یہ گردن تیری راہ میں کٹے۔ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے تیری راہ میں ہوویں۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2010ء روزنامہ الفضل 27 جولائی 2010ء)

☆ برادرم مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب کے والد محترم میرے بہت ہی پیارے بزرگ جن کے میرے ابا جان مرحوم سے بہت قریبی تعلقات تھے اور ایک ہی دفتر CMA میں کام کرتے تھے کی شہادت کے بعد ان کے گھر جب خاکسار ملنے گیا تو مجھے بتلایا کہ ان کی ڈائری کے پہلے صفحہ پر یہ الفاظ تحریر تھے کہ بُزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔ آپ نے ایک اور موقعہ پر اپنی ہمشیرہ کی فرمائش پر ان کی ڈائری پر یہ شعر لکھا کہ

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دُعا سے آئی

اکثر کہا کرتے تھے میرے پاس وقت کم ہے اور محنت اور دیانت داری سے جلدی جلدی کام کو نبٹاتے تھے۔

☆ مکرم وسیم احمد صاحب اکثر کہا کرتے تھے۔ شہادت کا رتبہ ہر ایک کی قسمت میں نہیں ہوتا۔ برادرم مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے بھی اپنے اہل خانہ کے سامنے اکثر شہادت کی تمنا کا ذکر کیا اور اپنی اہلیہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کرتے کہ شہداء کی فیملی کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 9 جولائی 2010ء روزنامہ الفضل 24 اگست 2010ء)

☆ ان شہداء میں سے ایک عزیزم ڈاکٹر عمر احمد بھی تھے۔ جن کو اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا بہت شوق تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ’’جنت میں جانے کا آسان ترین رستہ شہادت ہے‘‘ پھر چھوٹی عمر میں جب آپ پانچویں کے طالب علم تھے آپ نے میجر عزیز بھٹی کی شہادت کا واقعہ پڑھ کر میجر عزیز بھٹی کو مخاطب ہو کر ایک خط لکھا جس میں آپ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا اور خط کے نیچے والسلام میجر عمر شہید لکھا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آپ کے کاغذات میں ایک کاغذ ملا ہے جس پر 19 اگست 1997 Monday کی تاریخ لکھی ہوئی ہے اور عنوان ’’شہیدوں کے نام‘‘ ہے جس کے نیچے ذیل کے دو اشعار درج ہیں۔

اے راہ حق کے شہیدو وفا کی تصویرو
تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

....

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

ان وفا شعار شہداء نے اپنی جانیں ایسے مبارک ماہ میں پیش کیں۔ جس مہینہ میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے مکہ کے باسیوں کے ظلم و استبداد سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کے اذن سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اسی وجہ سے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہجری شمسی کیلنڈر کے حوالے سے ماہ مئی کو ہجرت کا نام دیا۔

ہجرت کے معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے ہیں۔ جس میں اس عارضی اور فانی دُنیا سے غیر فانی دنیا کی طرف ہجرت بھی مراد ہے اور انہی معنوں میں خلافت کے یہ جاں نثار متوالے احمدیت کے نام کو زندہ تر کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ’’انی مہاجر الی اللہ‘‘ کا نعرہ لگا گئے۔

ہاں ہاں یہ فدائی اس مہینہ میں اللہ کے حضور حاضر ہوئے جو جماعتی تاریخ میں بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس زمانے کے مامور حضرت مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد پیشگوئیوں کے مطابق

جماعت احمدیہ میں خلافت کا مبارک نظام جاری ہوا اور یہ فدایان 28 مئی کو 102 واں یوم خلافت منانے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور کے ارشاد پر خلافت جوبلی پر لئے گئے تاریخی عہد کو ایک دفعہ پھر جماعتوں میں دوہرایا جارہا تھا اور اس میں اکثر و بیشتر احباب ایک دن قبل 27 مئی کو اپنے اپنے حلقوں میں منعقد ہونے والے خلافت کے جلسوں میں دوہرا چکے تھے۔

اور فی الحقیقت ایک دن قبل دوہرائے ہوئے اس عہد پر یہ 86 روحیں پورا اتریں اور 100 کے لگ بھگ احباب زخمی ہو کر غازی ٹھہرے۔ یہ عہد درج ذیل تھا۔

''ہم ...... احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحوں تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامت خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دین) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے''۔

مجھے لاہور دارالذکر میں 8 سال سے زائد عرصہ تک بطور مربی ضلع خدمات بجالانے کی توفیق ملی اس دوران ان میں سے اکثر و بیشتر کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا۔ ان کے گھروں میں آنا جانا تھا ان کو بہت قریب سے دیکھنے اور پرکھنے کا موقعہ ملا۔

یہ اپنے والدین اور اپنی اولاد سے بڑھ کر احمدیت اور خلافت سے پیار کرنے والے تھے۔ یہ وہ ہیرے تھے جن کے اندر سے مختلف رنگوں کی شعاعیں نکل کر دیگر احمدیوں اور عزیز و اقارب کے اندر ایسے رنگ میں پیوست ہو جاتی تھیں کہ وہ بھی وہ یہ نیکیاں اپنانے پر مجبور ہو جاتے۔ ان میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے بھی تھے۔ پنجوقتہ نماز بیت الذکر میں یا نماز سنٹر پر پہنچ کر ادا کرنے والے بھی تھے۔ خلافت کے دربار سے کوئی بھی تحریک ہوتی۔ سمعنا واطعنا کہہ کر دوسروں کے لئے نمونہ بنتے۔ غریب، مجبور و مقہور لوگوں کی مدد ایسے رنگ میں کرتے کہ دوسرے ہاتھ کو علم نہ ہوتا۔ دعوت الی اللہ کے لئے لاہور کے دور دراز علاقوں میں چلے جاتے۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانتے ہوئے اپنے آپ کو ہمہ وقت تیار رکھتے۔ مجھے اندرون لاہور اور بیرون لاہور ایسے سفر یاد ہیں جن میں یہ عشاقان احمدیت شامل رہے اور دعوت الی اللہ اور خدمت دین میں آگے آگے تھے۔ قربانی والے حصہ کو لیں تو احمدیت اور خلافت کی حفاظت کے لئے یہ اپنی جانیں دیتے ہوئے امر ہو گئے۔ وقت کی قربانی کی بات ابھی ہو چکی ہے۔ مالی قربانی میں بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ مجھے یاد ہے کہ تحریک جدید، وقف جدید یا کسی دیگر مالی تحریک کے لئے چندہ کی تحریک اس رنگ میں ہوتی کہ گزشتہ سال لاہور اس میدان میں اول تھا امسال بھی یہ میدان مارنا ہے تو ان شہداء میں سے اکثر کے نام اولین شمولیت کرنے والوں میں ہوتے۔ ہاں ہاں ان میں ایسے خدام بھی شامل تھے جنہوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ احباب جماعت کی مادی رسائی کو آسان کیا۔ ایم ٹی اے کے آغاز پر 1993ء میں جب اس کا حصول بہت مشکل تھا ان شہداء میں سے بعض نوجوانوں نے دن رات ایک کر کے اس کا حصول ممکن بنایا۔ قادیان جلسہ سالانہ پر خدمت کرتے ہوئے یہ لوگ نظر آئے۔ لندن جلسہ پر کھانا کھلاتے ہوئے ان شہداء میں سے جن کو لندن جانے کی توفیق ملتی رہی اکثر نظر آتے رہے۔ الغرض کسی میدان کو لیں یہ قربانی میں پیش پیش تھے۔

یہ کس قدر خوش نصیب ہیں جن کو ان کی جانوں سے عزیز امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں مختلف انداز میں خراج تحسین پیش فرمایا اور ان کی استقامت کی مثال دے کر ساری جماعت کو قربانیوں کی طرف دعوت دی۔

آپ فرماتے ہیں۔

''آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً یہ خوشبو آرہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔ ان کی استقامت ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس استقامت اور صبر کا دامن تم نے پکڑا ہے، اسے کبھی نہ چھوڑنا۔''

(خطبہ جمعہ 4 جون 2010ء روزنامہ الفضل 13 جولائی 2010ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتوں اور قبولیت دُعا کے نظارے دیکھتے ہوئے ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائے تو جاتے ہیں لیکن یہ آزمایا جانا سزا نہیں ہوتا بلکہ خدا ایمان کی مضبوطی کے لئے مومنوں کو آزماتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی 121 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی الٰہی تقدیر کے تحت جماعت پر ابتلاء آیا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ثبات قدم عطا فرمایا۔ دعاؤں کی طرف راغب کیا اور جماعت کی متضرعانہ اور مضطرعانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے کامیابیوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر رواں دواں کر دیا اور بشر الصابرین (البقرۃ:156) خوشخبری کا مصداق بنادیا۔''

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010ء)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''پس اے احمدیو! تم اس ظلم پر پریشان نہ ہو کہ الٰہی جماعتوں سے یہی ہمیشہ روا رکھا گیا ہے۔ ان ظالموں کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ جماعت احمدیہ کی ترقی، جیسا کہ میں نے کہا، نہ پہلے کبھی ان واقعات سے رکی ہے نہ آئندہ انشاء اللہ رُکے گی۔ ظالموں کو اللہ تعالیٰ پکڑے گا اور ضرور پکڑے گا۔ ہمارا کام خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا ہے اور اس کی رحمت کو جذب کرنا ہے۔''

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010ء)

پھر اسی خطاب میں فرمایا۔

''ہم نے تو یہ نظارے دیکھے ہیں کہ باپ کے شہید ہونے پر اس کے نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے اگلے جمعہ (بیت الذکر) میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور کہا کہ وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تاکہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ میرا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا، تاکہ تمہیں یہ احساس رہے کہ موت ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ جہاں ایسے بچے پیدا ہوں گے جہاں ایسی مائیں اپنے بچوں کو تربیت کر رہی ہوں گی وہ قومیں کبھی موت سے ڈرا نہیں کرتیں۔ اور کوئی دشمن، کوئی دنیاوی طاقت ان کی ترقی کو روک نہیں سکتا''۔

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010ء)

پھر فرمایا۔

''پس ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات میں جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے راغب کیا ہے، اس جذبہ کو، اس ایمانی حرارت کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ و بکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔ اگر ہم نے اپنی سوچوں اور اپنے عملوں کو اس نہج پر چلایا تو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے، انشاء اللہ''۔

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010ء)

پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا۔

''مئی کے واقعہ کے بعد سے مستقل طور پر نوجوان بھی اور صحتمند انصار بھی جماعت کو اپنا وقت دے رہے ہیں اور وقت کی قربانی کا جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر رہے ہیں اور پھر یہ ہے کہ ایسی جگہوں پر ڈیوٹی دینے کے لئے حاضر ہوتے ہیں جہاں ہر وقت جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں تو ویسے ہی ہر پاکستانی کی زندگی خطرہ میں ہے لیکن ایک احمدی کی زندگی جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اُس کو تو دوہرا خطرہ ہے۔ ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اور دوسرے احمدی ہونے کی حیثیت سے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان خطرات کو ہمارے سر پر سے ٹالے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔''

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2010ء روزنامہ الفضل 21 دسمبر 2010ء)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پاکستان کی شوریٰ 2011ء پر جو دلگداز اور دل کی تاروں کو ہلا دینے والا پیغام احباب جماعت کے نام بھیجا اس میں آپ ان شہداء کی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے افضال، انعامات اور ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''گزشتہ سال جو (بیت الذکر) کی حاضری تھی اس میں اس سال نمایاں اضافہ نظر آیا ہے۔ اخلاص اور جذبے میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ میری بھی جب متاثرین یا شہداء کے خاندانوں سے بات ہوتی ہے تو ایک عزم، ایک استقلال، ایک جذبہ ان کی آوازوں میں سنتا ہوں۔ عورتیں، بچے، نوجوان اور بوڑھے جب مجھے اپنے اخلاص و وفا کے اظہار کے ساتھ تسلی دلاتے ہیں تو اس وقت میں بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پاتا ہوں۔ اسی طرح فرد جماعت کے جو خطوط مجھے ملتے ہیں ان میں بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ تب حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کا صحیح ادراک ہوتا ہے کہ

''اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے'' ......

پس اے مسیح پاک کے پیارو! یہ نہ سمجھو کہ تم اکیلے ہو بلکہ ایک دنیا کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں، آج اگر قربانیوں کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ نے چنا ہے تو انعامات کے بھی تم ہی مورد بننے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا ہے اور اسی نے مسیح پاک سے یہ وعدہ فرمایا کہ

''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔''

پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے پیاروں میں شامل رہنے کی کوشش کرتے رہیں''۔

پھر ایک موقع پر ان شہداء کو اور ان کے ورثاء کو دعا دیتے ہوئے یوں خراج تحسین پیش فرمایا۔

''یہ تمام شہداء قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں اور ان کی نیک خواہشات اپنے بیوی بچوں اور نسلوں کے لئے قبول فرمائے''۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2010ء روزنامہ الفضل 27 جولائی 2010ء)

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

آف راہوں ضلع جالندھر

حضرت سید محمد حسین صاحب 1883ء کو قصبہ راہوں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم راہوں اور لدھیانہ میں حاصل کی۔ 1898ء میں مالیر کوٹلہ سے مڈل پاس کیا۔ 1898ء کے وسط میں جب آپ لدھیانہ میں زیر تعلیم تھے۔ آپ نے ایک تقریر حضرت مسیح موعود کی سنی اور پہلی بار زیارت کی۔ آپ کے خاندان میں پہلے احمدی آپ کے ماموں زاد بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب 1898ء میں احمدی ہو چکے تھے۔ آپ ان کے بھی زیر دعوت تھے۔ 1901ء میں آپ کی شادی موضع ماہل پور کے ایک معزز ہاشمی خاندان میں ہوئی۔ آپ کی بیوی کے بڑے بھائی قاضی شاہ دین صاحب جو نمبردار اور امام مسجد ماہل پور تھے۔ 1902ء میں احمدی ہوئے۔ انہوں نے آپ کو فتح اسلام اور ازالہ اوہام کتب پڑھنے کو دیں۔ جن کو پڑھنے سے صداقت آپ پر واضح ہو گئی۔

انہی دنوں آپ نے اپنا مکان راہوں میں بنوایا۔ وہاں کے حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب مرحوم جو احمدی ہو چکے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ احمدیت کے متعلق آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔ آپ نے کہا کہ نہیں۔ تو حاجی صاحب نے ماہ ستمبر 1905ء میں آپ کو ایک کارڈ دیا اور کہا کہ جب اعتراض نہیں تو بیعت کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ آپ نے وہ خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھ دیا۔ تو قادیان سے جواب آیا کہ تمہاری بیعت منظور ہے۔ نمازوں میں استقلال پیدا کرو۔ درود شریف اور استغفار میں لگے رہو اور تہجد پڑھنے کا بھی شغل جاری رکھو۔

آپ تھوڑے عرصے کے بعد اپنی ملازمت کے سلسلے میں احمدیہ بلڈنگز لاہور کی بیت الذکر کے پاس ایک مکان کرایہ پر لے کر دو سال تک مقیم رہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ان دنوں احمدیہ بلڈنگز لاہور میں مغرب سے عشاء تک درس قرآن مجید دیا کرتے تھے۔ جس میں آپ باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ اس طرح آپ کا علم احمدیت کے متعلق بڑھتا گیا۔ بابا ہدایت اللہ سے جنہوں نے پنجابی اشعار میں احمدیت کی سہ حرفی بہت عمدہ پیرایہ میں لکھی تھی۔ انہی دنوں ان سے ملاقات رہی۔ ان کی سہ حرفی کے بہت سے اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔ جو آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ مولوی دلپذیر صاحب کے اشعار بھی آپ کو بہت پسند تھے۔

ایک دن آپ نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے عرض کی کہ میرے ہاں چار لڑکیاں ہیں اور لڑکا کوئی نہیں۔ تو مولوی صاحب نے دعا کی ترکیب بتلائی اور ارشاد فرمایا کہ لڑکا ہونے پر اس کا نام محمد رکھنا۔ پھر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمد رکھا۔ حضرت سید محمد حسین صاحب نے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے عرض کی کہ محمد کے ساتھ جی کا اضافہ کر دوں جو کہ آپ نے منظور فرمالیا۔ اور آپ نے اپنے بیٹے کا نام ''محمد جی'' رکھ دیا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ دعوت الی اللہ کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے آپ کے تینوں بھائی احمدی ہو گئے۔ اس طرح سارے خاندان میں احمدیت پھیل گئی۔ آپ کی کوشش سے لدھیانہ شہر میں سات خاندان احمدی ہوئے۔

1938ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے قادیان میں سکونت اختیار کر لی۔ حضرت مصلح موعود نے اپنا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا رجسٹرڈ مختار عام مقرر کر دیا تھا۔ بعد میں سیکرٹری امانت تحریک جدید کا چارج بھی آپ کو دے دیا گیا تھا۔ 1948ء میں آپ ان ذمہ داریوں سے بوجہ پیرانہ سالی فارغ ہوئے۔

آپ نماز تہجد بڑے التزام سے ادا کرتے۔ اور نماز فجر تمام کنبہ کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ پھر تلاوت قرآن مجید کیا کرتے تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود اور کتب علماء سلسلہ پڑھنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ نمازوں میں بہت سوز سے دعا کرتے تھے۔ آپ ہر جلسہ سالانہ میں سارے کنبہ سمیت ضرور شامل ہوتے تھے۔ آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے قادیان اور ربوہ میں مکانات بنانے کی توفیق بھی دی۔ آپ 80 سال کی عمر میں 24/اپریل 1964ء کو لاہور میں فوت ہوئے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

(رسالہ الفرقان اگست 1965ء)

آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم محمد جی احمدی صاحب کو خوب پڑھایا۔ جو ڈاکٹر بنے۔ اور سرگودھا سمیت پنجاب کے کافی اضلاع میں ڈی۔ ایچ۔ او۔ تعینات رہے جن کے بیٹے مکرم یوسف سہیل شوق مرحوم سابق نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ اور مکرم نسیم بابر شہید پروفیسر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد تھے۔ آپ نے تیس 30 ایکڑ زرعی اراضی چک نمبر 2 ٹی ڈی اے خوشاب میں بھی آبادکاری سکیم کے تحت 1951ء میں الاٹ کروائی تھی۔ خاکسار اس وقت دس سال کا بچہ تھا جب میں نے شاہ صاحب کو 1962ء میں دیکھا۔ کبھی کبھار چک میں وہ آیا کرتے تھے۔ ضعیف العمری کی وجہ سے ان کی کمر جھک گئی تھی۔ اکثر ہمارے گاؤں میں وہ ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب کے مہمان ہوا کرتے تھے۔ ہم انھیں اکثر بیت الذکر میں ملا کرتے تھے۔ بہت ہی خوبصورت باریش اور پر وجاہت چہرے والے نیک خو بزرگ تھے۔ خاکسار کے والد رانا عبداللطیف خان نمبردار اور میرے دادا چوہدری عبدالحمید خاں کاٹھ گڑھی رفیق حضرت مسیح موعود بھی ان کے دوست تھے باہم اکٹھے نمازیں پڑھتے اور اکٹھے بیٹھتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد محترم ڈاکٹر محمد جی احمدی بھی ہمارے گاؤں میں کبھی کبھار تشریف لایا کرتے تھے۔ 1970ء میں ڈاکٹر صاحب نے رقبہ فروخت کر دیا تھا۔ خاکسار صرف اپنا حق ادا کرنے کی خاطر ان بزرگوں کے متعلق لکھ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب

میری والدہ محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ

ہمیں اپنی والدہ سے بچھڑے 30 سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہ صدیوں پرانی بات ہے۔ میری والدہ محترمہ ایک مذہبی اور مخلص گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ وہ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے گھر 1920ء میں پیدا ہوئیں اور پھر صرف 14 سال کی عمر میں ان کی شادی جامعہ احمدیہ کے طالب علم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم آف ڈیرہ غازیخان جو ان دنوں قادیان میں زیر تعلیم تھے سے ہوگئی۔ میرے نانا مرحوم انتہائی سادہ آدمی تھے اور ان کی سات بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ اس لئے وہ رشتوں کے معاملہ میں زیادہ پڑتال نہ کرتے اور مخلص احمدی ہی دیکھتے تھے۔ مالی حیثیت پر کبھی بحث نہ کرتے۔ میری والدہ درمیانی بیٹی تھیں۔ ان کو خانہ داری پر مکمل عبور تھا۔ میرے والد صاحب کی آمدن بہت کم تھی اس کے باوجود انہوں نے احسن طریقے سے گھر کو چلایا۔ وفادار خاتون تھیں میرے والد صاحب کے ساتھ حالات کا جوانمردی سے مقابلہ کیا اور ہر میدان میں والد صاحب کا ساتھ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے لاہور پھر جھنگ اور بعد میں ڈیرہ غازیخان شفٹ ہوگئیں۔

ادارہ ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے تحت پارہ جات کی فروخت میں والد صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا۔ مختلف گرلز سکولوں سے آرڈر لیتیں اور وہاں سکول کے طالب علموں میں پارہ جات سپلائی کرتیں۔ حالانکہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں مگر پھر بھی لکھائی سے پہچان جاتیں کہ یہ کس سکول کا آرڈر ہے۔

ملنسار اور وضعدار خاتون تھیں ڈیرہ غازیخان کے بلاک جی میں جہاں ہماری رہائش تھی وہاں صرف ایک احمدی گھرانہ تھا اور باقی سب لوگ مہاجر تھے۔ سارا دن ہمارے گھر رش رہتا اور ہماری والدہ ان ہمسایوں کی مشکلات حل کرنے کی کوشش کرتی، ہماری والدہ وہاں محلّہ میں بلوچنی مشہور تھیں۔ محلّہ دار خواتین کو کوئی مسئلہ ہوتا تو کہتے کہ چلو بلوچنی کی طرف چلتے ہیں اور وہاں مشورہ کرتے ہیں۔ ہمسایوں کے ساتھ مثالی سلوک تھا۔ اپنی سادہ طبیعت کے باعث کبھی بھی والد صاحب سے اچھے کپڑوں کا مطالبہ نہ کرتیں۔ قناعت پسند خاتون تھیں۔ وہاں ہماری زمین بھی تھی وہاں بھی غریب عورتوں کی مدد کرتیں۔ 7 بیٹیاں تھیں والد صاحب کو پتہ ہی نہیں ہوتا تھا اور وہ بچیوں کے جہیز وغیرہ تیار کر کے رکھتیں خانہ داری میں بھی بہت مشہور تھیں۔ محلّہ دار کہتے تھے کہ وہ جب بلوچی سالن بناتی ہیں تو اس کی خوشبو دور تک آتی ہے۔

بعارضہ شوگر اور پتے کی تکلیف کی وجہ سے 10 سال بیمار رہیں اور پتے کے آپریشن کے بعد سول ہسپتال فیصل آباد میں 2 جون 1980ء کو ہم سے جدا ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ ان کا پیار ان کی یادیں ہی ہمارا سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 14 میں مدفون ہیں۔

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

پیرامیڈیکل کی اہمیت

باعزت روزی کمانے کے لئے ایک اہم ذریعہ

پاکستان میں اس وقت معاشی حالات سخت خراب ہیں۔ اگر کسی جگہ چپڑاسی یا چوکیدار کی پوسٹ کی Advertise آتی ہے اور تعلیمی معیار پرائمری پاس مانگا ہوتا ہے۔ تو درخواست گزار بی۔اے۔ ایم۔اے تک ہوتے ہیں اور چار پوسٹوں کے لئے درخواست گزاروں کی تعداد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہوتی ہے اور پھر چناؤ میں جو معیار ہوتا ہے وہ بھی کسی سے پنہاں نہیں۔ میٹرک، ایف اے۔ بی اے۔ایم۔اے تعلیم والے فروٹ کی ریڑھیاں بے روزگاری کی وجہ سے لگانے پر مجبور ہیں اور اپنی عمر کا ایک حصہ نوکری کے انتظار میں گزار دیتے ہیں حتیٰ کہ (Overage) ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے 35 سالہ تجربہ کی بنا پر نئی نسل کی راہنمائی کے لئے اور خاص کر نچلے اور متوسط طبقہ کیلئے (پیرامیڈیکس) پر کچھ لکھنے کا سوچا ممکن ہے کہ میرے اس مضمون کو پڑھ کر کچھ لوگوں کو فائدہ ہو اور کچھ کو راہنمائی حاصل ہو جائے۔

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے ڈاکٹر، انجینئر یا پھر سی۔ایس۔پی آفیسر بنیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن کے بچے وسائل کی کمی کی وجہ سے مزید پڑھ نہیں سکتے اور جن کے وسائل ہوتے بھی ہیں مگر بچوں میں اتنی ذہانت نہیں ہوتی کہ وہ مذکورہ بالا ہدف حاصل کر سکیں لہٰذا ایک درمیانی راہ کی تلاش ہونی چاہئے جس پر چل کر اپنا مستقبل روشن کر سکیں اور اپنے غریب والدین کا سہارا بنیں۔

بنیادی چیز جوان پیرامیڈیکس کورسز کے لئے ضروری ہے وہ ہے مڈل کے بعد سائنس مضامین کا انتخاب۔ کئی والدین جن کے بچے بے شک ذہین بھی ہوتے ہیں۔ مگر میٹرک میں مضامین کا انتخاب غلط کر لیتے ہیں اور ذہن میں کوئی منزل بھی نہیں ہوتی۔ پیرامیڈیکس میں آنے کے لئے لازمی مضامین کے علاوہ فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی لازمی ہے۔ پنجاب میں پہلے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں صرف ڈسپنسرز کے کورسز ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں بھی ڈسپنسرز کورس ہوتے تھے۔ مگر 2002ء سے پرائیویٹ سیکٹر میں تقریباً ہر ضلع میں بہت سے ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ جن میں پیرامیڈیکس کورسز ہو رہے ہیں اور ان کا الحاق ''پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور'' سے ہے DHQ ہسپتالوں کے علاوہ پنجاب میں 5 پیرامیڈیکل کورسز کے سکول ہیں۔ بہاولپور، ساہیوال، سیالکوٹ، جہلم، سرگودھا جہاں پر OTA آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، ریڈیوگرافرز، لیبارٹری اسسٹنٹ اور سینٹری انسپکٹر کے کورسز ہوتے ہیں اور امتحان PMF یعنی پنجاب میڈیکل فیکلٹی لیتی ہے۔

گورنمنٹ سیکٹر میں شیخ زاید ہسپتال لاہور میں ڈسپنسر، ڈینٹل ہائجینسٹ (Denatal hygienist)، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹس، ایکسرے ٹیکنیشنز کے کورسز ہوتے ہیں اور امتحان PMF لیتی ہے۔ علاوہ ازیں وہاں ECG ٹیکنیشنز اور ایسے کئی اور کورسز بھی ہوتے ہیں اور ڈپلومہ شیخ زید ہسپتال والے دیتے ہیں۔

ڈینٹل کالج راوی روڈ لاہور میں ڈینٹل ٹیکنیشنز کا کورس ہوتا ہے انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ برڈ وڈ روڈ لاہور میں سینٹری انسپکٹر، لیبارٹری ٹیکنیشنز اور ڈینٹل ہائجینسٹ کا کورس ہوتا ہے مندرجہ بالا ادارے گورنمنٹ سیکٹر کے ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح یہ تمام کورسز پرائیویٹ سیکٹر میں جو ادارے پنجاب میڈیکلس فیکلٹی لاہور سے الحاق شدہ ہیں وہ بھی یہ کورسز کراتے ہیں۔

گورنمنٹ کالج آف پیرامیڈیکل فیصل آباد میں دو سال کے کورسز مختلف ٹیکنالوجی میں ہوتے ہیں مثلاً فارمیسی، ریڈیوگرافری، پیتھالوجی وغیرہ وغیرہ۔ نشتر میڈیکل کالج میں ڈینٹل کورسز کا کورس ہوتا ہے اور امتحان PAF لیتی ہے۔

ایک بات میں عوام الناس کی بھلائی کے لئے لکھنا چاہوں گا وہ ان فوجی سپاہیوں کے لئے ہے جو میڈیکل کے شعبہ میں آرمی، ایرفورس اور نیوی وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ اگر وہ وہاں سے ڈسپنسر کلاس I.One اور اسی طرح لیبارٹری ٹیکنیشنز اور سینٹری اسسٹنٹ کا امتحان دوران ملازمت پاس کر لیں تو پنجاب میڈیکل فیکلٹی ان کو رجسٹرڈ کر لیتی ہے اور ان کا سٹیٹس بھی وہی ہوتا ہے جنہوں نے PMF کا امتحان پاس کیا ہوتا ہے۔ صرف ایک Qualifying Test دینا ہوتا ہے جو کہ بہت آسان ہوتا ہے۔

اوپر میں نے ان کورسز کے اداروں کا ذکر کیا ہے اب میں ان کا تعلیمی معیار تحریر کروں گا۔ تمام گورنمنٹ سیکٹر کے اداروں میں میرٹ پر داخلہ ہوتا ہے مگر بنیادی تعلیمی معیار میٹرک سائنس، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور 45% نمبر لازمی ہیں اور سائنس کے تینوں مضامین کو ملا کر 45% نمبر سائنس مضامین میں لازمی ہیں۔ عمر کی حد 30 سال ہے۔ 1۔ ڈسپنسر، 2۔سینٹری انسپکٹر۔ 3۔ایکسرے ٹیکنیشنز (OTA) 4۔لیبارٹری اسسٹنٹ یہ کورسز ایک سال کے ہیں۔

لیبارٹری ٹیکنیشنز کا کورس ڈیڑھ سال کا ہے۔ ڈینٹل ٹیکنیشنز اور ڈینٹل ہائجینسٹ کا کورس دو سال کا ہوتا ہے مذکورہ بالا کورسز کا امتحان PMF لیتی ہے اور پاس ہونے پر گورنمنٹ کے تمام محکمہ صحت کے اداروں میں ملازمتیں مل جاتی ہیں۔ سرکاری ملازمین کے لئے عمر کی حد 45 سال ہے کورس کرنے کے لئے پیرامیڈیکس کے کورسز کرنے کا سب سے زیادہ فائدہ یہ ہے۔ کہ اگر ان کو گورنمنٹ کی ملازمت نہ بھی ملے تو پرائیویٹ سیکٹر میں کثرت سے ہسپتال بن چکے ہیں۔ جہاں پر ان کو ملازمت مل جاتی ہے۔ میرے ذاتی مشاہدہ میں ہے کہ پیرامیڈیکل کا کورس کر کے نہ کوئی بھوکا رہتا ہے اور نہ فارغ اور اپنا روزگار چلا لیتا ہے اور معاشرہ میں ایک باعزت مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔ گاؤں کی سطح پر تو ان کی افادیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر ہزاروں نے میڈیکل سٹور بنائے ہوئے ہیں اور اپنی روزی باعزت کما رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں تو پیرامیڈیکس کی بڑی عزت ہے اور دور دراز علاقوں میں یہ دکھی انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر ان لوگوں کی راہنمائی کر دی ہے جو متوسط طبقہ کے ہیں اور بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہیں اور وہ بڑی بڑی فیسیں ادا نہیں کر سکتے۔ تعلیم کے بعد ملازمت کے مواقع کم ہونے کی وجہ سے فارغ بیٹھنے کا خطرہ ہے۔ ان سب کے لئے مشورہ ہے کہ وہ اس شعبہ میں آئیں۔

چند سال پہلے تک ڈسپنسر میڈیکل سٹور کھول سکتا تھا اور اب بھی جن کے پہلے لائسنس بنے ہوئے ہیں وہ سٹور چلا رہے ہیں۔ مگر پھر ایک عدالتی حکم کے تحت ڈسپنسروں کو میڈیکل سٹور کا لائسنس دینا بند کر دیا گیا تھا۔

اب ''پنجاب فارمیسی کونسل'' سے جس نے "B.Catagery" کا امتحان پاس کیا ہے وہ میڈکل سٹور کھول سکتا ہے اور اب تو ڈسپنسر کو لائسنس نہ ملنے کی وجہ سے کیٹیگری (B) کی اتنی اہمیت ہے کہ دو سال کا ایڈوانس لے کر اپنا لائسنس کرایہ پر دیتے ہیں اور کئی ہزار وصول کرتے ہیں۔ کیونکہ 70% لوگوں کے اپنے ڈرگ لائسنس نہیں ہیں کوالیفائیڈ پرسن سٹور چلا رہے ہیں۔

کیٹیگری "B" حاصل کرنا جو مشکل کام نہیں۔ اس کی دو کیٹیگریز ہیں۔ اگر کوئی ڈسپنسر پاس ہے تو وہ فارم پُر کرے تمام کاغذات مکمل کر کے دو ہزار فیس ادا کر کے رجسٹرڈ ہو جاتا ہے اور اپنی باری آنے پر امتحان میں شامل ہو کر محنت کر کے امتحان پاس کر لیتا ہے۔

دوسری کیٹیگری ان کی ہے جو ڈسپنسر پاس نہیں صرف میٹرک پاس ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ کسی میڈیکل سٹور کے پانچ سال کا تجربہ کا سرٹیفیکیٹ جو متعلقہ ڈرگ انسپکٹر کا تصدیق شدہ ہو اور باقی اسناد اور کاغذات بمعہ فیس جمع کرا کر یہ امتحان دے سکتا ہے۔ یاد رہے کہ اسی امتحان کے لئے عمر کی کوئی حد نہیں ہے اور اگر کوئی یہ امتحان پاس کر لے تو ساری عمر اس کا فائدہ اٹھاتا رہتا ہے اور اگر خود اپنا کاروبار نہ بھی ہو تو کرایہ وصول کرتا رہتا ہے خاکسار نے پیرامیڈیکس کورسز ان کے تعلیمی معیار عمر کی حد طریقہ کار کا تفصیلی ذکر کر دیا ہے اور بیشتر لوگوں اور نوجوانوں کے لئے راہنمائی کر دی ہے۔ تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

پیرامیڈیکس دوران تعلیم ہسپتالوں کے لئے ایک افرادی قوت ہوتے ہیں اور یہ افرادی قوت مفت کی ہوتی ہے۔ وہ اپنی تربیت بھی حاصل کرتے ہیں اور اس دوران تربیت متعلقہ ہسپتال میں خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں۔

ملیریا کا مچھر

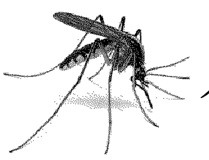

ملیریا کا باعث بننے والے مچھر پیراسائیٹ منتقل کرنے کے باعث دنیا کے سب سے خطرناک جانداروں میں پہلے نمبر پر ہیں۔ جن کے باعث ہر سال بیس لاکھ سے زائد افراد ملیریا کے باعث موت سے دوچار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال سات کروڑ سے زائد افراد مچھروں سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے باعث بیمار ہوتے ہیں۔ دنیا کا کوئی خطہ مچھروں سے محفوظ نہیں حتیٰ کہ جاپان اور برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہر سال ملیریا کے باعث اموات واقع ہوتی ہیں۔

بچاؤ کے طریقے

مچھروں سے بچاؤ کے لئے متعدد طریقوں کی سفارش کی جاتی ہے جن میں مچھر دانی، میٹس، جلیبی اور جسم پر لگائے جانے والے مچھر مار تیل کا استعمال کرنے کے علاوہ ایسی احتیاط تدابیر ہیں جن سے مچھروں کو پیدا ہونے سے روکا جاتا ہے مثال کے طور پر گھر میں کہیں بھی فالتو پانی کھڑا نہ ہونے دیا جائے گھر میں کوئی لان یا کیاریاں ہونے کی صورت میں مچھر مار دوائی کا چھڑکاؤ کیا جائے۔

تمہارے بابا

28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں قربان ہونے والے ایک احمدی کی بیوہ نے اپنے بیٹے کو اس سانحہ سے اگلے جمعہ اُسی بیت میں، جہاں اس کا خاوند قربان ہوا تھا، نماز پڑھنے بھیجا اور نصیحت کی کہ اُسی جگہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جہاں تمہارے والد قربان ہوئے تھے۔ اس عظیم ماں کی نذر چند اشعار

نمازِ جمعہ کو پچھلے جمعے جہاں گئے تھے تمہارے بابا
اُسی جگہ پہ نماز پڑھنا جہاں کھڑے تھے تمہارے بابا

وہیں پہ اس جمعے تم بھی جانا جہاں گئے تھے تمہارے بابا
وہیں پہ سجدے میں سر جھکانا جہاں گرے تھے تمہارے بابا

خدا سے کہنا کہ میرے مالک! مجھے بھی اس رہ پر چلانا
یہی ہے دائم حیات کی راہ جہاں چلے تھے تمہارے بابا

وہی دعاؤں کے تیر لے کر وہی دلائل کی تیغ لے کر
وہیں سے للکارنا عدو کو جہاں لڑے تھے تمہارے بابا

جو دائیں بائیں ہیں لوگ تیرے ہیں راہی اس راہ کے جس کا تو ہے
ہیں منتظر اسی موڑ کے سب جہاں مُڑے تھے تمہارے بابا

نشانِ منزل نہیں ہے بیٹا نشانِ راہ ہیں یہ سُرخ چھینٹے
وہاں سے آغاز تُم کروگے جہاں رکے تھے تمہارے بابا

ہے احمدیت کی روح خلافت جو وہ ہے باقی تو سب ہے باقی
ہو تم بھی اس پہ فدا کہ جس پہ فدا ہوئے تھے تمہارے بابا

انصر رضا

ڈیوک آف ونڈسر، ایڈورڈ ہشتم

ڈیوک آف ونڈسر 23 جون 1894ء کو پیدا ہوئے تھے، وہ شاہ جارج پنجم کے سب سے بڑے صاحبزادے اور اسی حوالے سے ان کے ولی عہد تھے۔ 1930ء میں جب ان کے والد شاہ انگلستان تھے اور وہ خود پرنس آف ویلز تھے، ان کی ملاقات مسز وار فیلڈ سمپسن سے ہوئی جو آہستہ آہستہ عشق میں تبدیل ہوگئی۔ مسز وار فیلڈ سمپسن جن کا اصل نام بیسی وار فیلڈ تھا۔ 1896ء میں پیدا ہوئی تھی۔ ان کی پہلی شادی ارل ون فیلڈ اسپنسر سے 1916ء میں اور دوسری ارنسٹ سمپسن سے 1928ء میں ہوئی تھی۔ ایڈورڈ ہشتم 10 دسمبر 1936ء کو 324 دن کی بادشاہت کے بعد اپنے چھوٹے بھائی جارج ششم کے حق میں دست بردار ہوگیا۔

1936ء میں شاہ ایڈورڈ ہشتم نے رسم تاج پوشی کی تقریب پر مذہبی رسوم کی ادائیگی سے انکار کردیا تھا۔ جس پر آرچ بشپ آف کنٹر بری اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے برطانیہ کے بعض دوسرے مذہبی خیال کے وزراء بھی اس تقریب میں شمولیت سے دستکش ہو گئے۔ بشپ بریڈفورڈ نے کہا کہ بادشاہ کو مذہب کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ یہ اندرونی کشمکش اندر ہی اندر جاری تھی کہ بادشاہ معظم نے مطلقہ خاتون مسز سمسپن سے شادی کرنا چاہی تو برطانوی نظام کلیسا میں سخت زلزلہ برپا ہوگیا اور پادریوں نے شور مچا دیا کہ بادشاہ کا یہ فعل ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جس عورت کا پہلا خاوند زندہ ہو وہ ہماری ملکہ کیونکر ہوسکتی ہے۔ بعض نادانوں نے تو یہاں تک کہا کہ بادشاہ چاہیں تو پرائیویٹ تعلقات اس عورت سے رکھ سکتے ہیں۔ لیکن شادی کر کے مطلقہ عورت کو عزت بخشنا ان کے لئے جائز نہیں۔

بادشاہ نے وزراء سے کہہ دیا کہ آپ لوگوں کو ایک مطلقہ عورت کے ملکہ ہونے پر ہی اعتراض ہوسکتا ہے۔ سو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ ایک خاص قانون بنا دیا جائے کہ میری بیوی ملکہ نہ ہوگی۔ لیکن وزارت نے اس سے بھی انکار کیا۔ پس بادشاہ دیکھ رہے تھے کہ میرے سامنے دو چیزیں ہیں۔ ایک طرف ملک نہیں بلکہ ملک کی ایک اقلیت کی خواہش ہے کہ ایک مطلقہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہئے اور یہ سوال کہ ایک عورت جو مجھ سے شادی کے لئے تیار ہے اور جس سے شادی کا میں وعدہ بھی کر چکا ہوں۔ اس کو اس وجہ سے چھوڑ دوں کہ چونکہ تو مطلقہ ہے اس لئے میرے ساتھ شادی کے قابل نہیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اس عورت کی بے عزتی نہیں ہونے دوں گا جس سے میں نے وعدہ کیا ہے اور میں ملک میں فساد بھی نہیں ہونے دوں گا۔ یعنی میں بادشاہت سے الگ ہوکر ملک کو فساد سے اور اپنی ہونے والی بیوی کو ذلت سے بچالوں گا اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔

برطانوی بادشاہ ملکی قانون وآئین کے اعتبار سے محافظ عیسائیت (Defender of Faith) تسلیم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تاجدار برطانیہ کی دستبرداری کے اس واقعہ سے نہ صرف انگلستان میں بلکہ دنیا بھر کی برطانوی مقبوضات میں ایک تہلکہ مچ گیا اور آرچ بشپ آف کنٹربری نے اصل حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے محض عورت سے محبت ہی کا ردعمل بتایا جس سے متاثر ہوکر اخبار الفضل نے 19 دسمبر 1936ء میں ایک افتتاحیہ بھی شائع کر دیا۔ مگر چونکہ اصل حقائق یہ نہیں تھے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حکومت برطانیہ کے اس تازہ انقلاب کا حقیقی پس منظر بتانے کے لئے ایک مفصل مضمون 20 دسمبر 1936ء کو لکھا جو الفضل 22 دسمبر 1936ء میں شائع ہوا۔ مضمون کے آخر میں حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

’’اس واقعہ سے ہمارے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور آپ پر لگائے جانے والے اعتراضوں میں سے ایک اعتراض دور ہوا ہے۔ پیشگوئی تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں عیسائیت آپ ہی آپ پگھلنی شروع ہو جائے گی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ مسیحیت کی نمائندہ حکومت میں یعنی دنیا کی اس واحد حکومت میں جس کے بادشاہ کو محافظ عیسائیت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایسے تغیرات پیدا ہورہے ہیں کہ اس کے ایک نہایت مقبول بادشاہ نے مسیحیت کی بعض رسوم ادا کرنے سے اس وجہ سے انکار کردیا کہ وہ ان میں یقین نہیں رکھتا اور اعتراض جس کا ازالہ ہوا ہے یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے طلاق کو جائز قرار دیا اور مطلقہ عورتوں سے شادی کی۔ کیونکہ دنیا نے دیکھ لیا کہ طلاق کی ضرورت اب اس شدت سے تسلیم کی جاتی ہے اور مطلقہ عورت کی عزت کو جبکہ وہ اخلاقی الزام سے متہم نہ ہو۔ اس صفائی سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ بادشاہ اس سوال کو حل کرنے کے لئے اپنی بادشاہت تک کو ترک کرنے کے لئے تیار ہورہے ہیں......

پادری سمجھتے ہیں کہ وہ اس جنگ میں کامیاب رہے ہیں لیکن ایڈورڈ کی قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ کیونکہ وہ پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی۔ یہ بیج بڑھے گا اور ایک دن آئے گا کہ انگلستان نہ صرف اسلامی تعلیم کے مطابق طلاق کو جائز قرار دے گا بلکہ دوسرے مسائل کے متعلق بھی وہ اسلامی تعلیم کے مطابق قانون جاری کرنے پر مجبور ہوگا‘‘۔

(الفضل 22 دسمبر 1936ء)

وہ فرانس جلاوطن ہوگئے جہاں انہوں نے 3 جون 1937ء کو ایک عام آدمی کی حیثیت سے مسز سمپسن سے شادی کرلی اور پیرس میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

وہ کینسر کے مرض میں مبتلا ہوکر 8 مئی 1972ء کو اپنی بیوی کو داغ مفارقت دے گئے۔ شوہر کی وفات کے بعد مسز سمپسن نے 14 برس تنہائی، مایوسی اور بیماری کی حالت میں گزارے اور 29/اپریل 1986ء کو انتقال کیا۔ انہیں اپنے شوہر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

نورنظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے۔ جو بذریعہ نیلامی مورخہ 6 جون 2011ء بروز سوموار صبح 8:00 بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند افراد استفادہ فرماویں۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان

1۔اے سی 2۔ایئر کولر
3۔میز+کرسیاں 4۔بیٹریاں
5۔موٹرز 6۔واٹر کولر
7۔سکریپ لوہا 8۔لکڑی

(ناظم جائیداد۔صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم مدثر حفیظ طاہر صاحب کے سسر مکرم رائے نذیر احمد کھرل صاحب کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد گزشتہ ڈیڑھ ہفتے سے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں بلڈ پریشر اور دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ کافی پریشان کن صورتحال ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر دفتر کمیٹی آبادی تحریک جدید پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی، بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب علامہ اقبال ٹاؤن کو گھٹنے کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالقادر باجوہ صاحب لاہور کو ایک حادثہ پیش آ گیا ہے جس سے چہرہ پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب سابق سیکرٹری مال لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درستگی

❁ مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء (مطبوعہ روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء) میں مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے ذکر خیر میں سہواً یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ''تیمور جان صاحب ابن عبدالمجید صاحب (نظام جان) کے بہنوئی تھے'' جبکہ تیمور جان صاحب مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے بہنوئی ہیں۔

یو۔کے میں شائع شدہ کتاب ''شہداء لاہور کا ذکر خیر'' کے صفحہ 50 پر بھی یہ غلطی ہوئی ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کر لیا جائے گا۔ اب یہ جملہ یوں پڑھا جائے گا کہ ''تیمور جان صاحب ابن عبدالمجید صاحب (نظام جان) شہید مرحوم کے بہنوئی ہیں۔''

گمشدہ USB

❁ مکرم ملک ظہور احمد صاحب 111/C دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ایک U.S.B کالے رنگ کی SANDISK 2GB دفاتر صدر انجمن سے راجہ ہومیو کے درمیان گر گئی ہے۔ جس میں لیکچرز کے Power Points اور ضروری Data ہے۔ اگر کسی کو ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا دیں۔

0333-9798836, 0476-215333

درخواست دعا

❁ مکرم مرتضیٰ احمد جنجوعہ صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم عمران احمد جنجوعہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

پلاسٹک سرجن کی آمد

❁ مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب پلاسٹک سرجن مورخہ 8 تا 11 جون 2011ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و علاج معالجہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب 0344-7801578

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیج
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

ربوہ میں طلوع وغروب 28 مئی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:08

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

LEARN LANGUAGE German
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FD-10

BITULASTIC
MRPB
THE STRONGEST & SEAMLESS
EXPECTED LIFE:OVER 20 YEARS
WATER PROOFING
SELF-ADHESIVE,SELF LEVELLING, FIRE- RETARDANT
FLEXIBLE & REINFORCED WITH SYNTHETIC FIBRE
KARACHI:TEL:3538-1571,3538-0406,RABWAH 0342-7516380
LAHORE:TEL:35413044,0333-4668021